سوال

(26)قبرستان لے جاتے وقت میت کے پاؤں کس طرف ہونے چاہئیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گاؤں کے مشرق کی طرف قبرستان ہے میت کو قبرستان میں لے جانے کےلیے میت کے پاؤں قبرستان کی طرف کریں یا خانہ کعبہ کی طرف؟ (محمد ادریس شائق، خطیب جامع مسجد اہل حدیث شاہ والی ڈاکخانہ فضل آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس موقع پر کسی حدیث میں جہت کے تعین کی صراحت نظر سے نہیں گزری بظاہر مسئلہ ہذا میں وسعت معلوم ہوتی ہے ہاں البتہ اَولیٰ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں قبلہ رُخ نہ کیے جائیں۔ قرآنِ مجید میں ہے:

ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّم شَعـٰئِرَ اللَّهِ فَإِنَّها مِن تَقوَى القُلوبِ ﴿٣٢﴾... سورة الحج

''اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو اللہ نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) والوں کی پرہیزگاری میں ہے۔''

ظاہر ہے کہ بصورتِ دیگر پاؤں قبرستان کی طرف ہوں گے جس کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔ (وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔)

تعاقب: میت کے پاؤں قبلہ رخ نہ ہونا کیا فی الواقع اولیٰ ہے (از ڈاکٹر عبید الرحمن چوہدری)

''الاعتصام'' شمارہ ۳۸، میں ایک سوال کا جواب شائع ہوا۔ اس سلسلے میں مجھے کچھ اختلاف ہے۔ ''الاعتصام'' کی وساطت سے وضاحت درکار ہے۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء کے شمارہ ''الاعتصام'' کے ص:۸، پر ایک سوال ''میت کو قبرستان کی طرف (مشرق) لے جاتے وقت اس کے پاؤں قبرستان کی طرف کریا قبلہ کی طرف؟'' کے جواب میں مرقوم ہے کہ اس موقعہ پر کسی حدیث میں جہت کے تعین کی صراحت نظر سے نہیں گزری۔ بظاہر مسئلہ ہذا میں وسعت معلوم ہوتی ہے۔ ہاں البتہ اولیٰ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں قبلہ رُخ نہ کیے جائیں۔ کیوں کہ قرآن مجید میں ہے کہ جو شخص اَدب کی چیزوں (شعائر اللہ) کی عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں ہے۔ ظاہر ہے کہ بصورتِ دیگر پاؤں قبرستان کی طرف ہوں گے، جس کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔''

اس مسئلے میں پاؤں قبلہ رُخ نہ کرنے کو اولیٰ سمجھنا محل نظر ہے کیونکہ اَدب واحترام والی چیزوں کے موقعہ اور محلِ اَدب کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اولاًیہ کہ قرآن وسنت میں میت کو قبرستان لے جانے کےلیے ایسے آداب کی صراحت نہیں۔ثانیاً سلف صالحین میں بھی ایسا عمل اولیٰ تصور نہیں کیا گیا۔اس میں بہت سی الجھنیں پیدا ہوکر پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں۔ مثلاً

۱۔ میت کا جنازہ اٹھا کر اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے پاؤں آگے کی طرف ہوں، کچھ عیب سا معلوم ہوتا ہے اور نزاع کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔

۲۔ شہروں کے محلوں کی گلیوں، سڑکوں کے اپچ پیچ کبھی شرقاً کبھی غرباً ہونے کی وجہ سے مشکل پش آئے گی۔

۳۔ مدینہ منورہ یا اس علاقے کا قبرستان اگر قبلہ کی طرف ہے یا یا مخالف سمت تو اولویت ملحوظ رکھ کر جنازہ لے جانے والے کیا کریں گے؟ اگر میت کا سرہانہ کعبہ کی طرف کریں تو قبلہ اول (بیت المقدس) کی طرف پاؤں ہوں گے وہ بھی تو سوء ادبی سمجھی جائے گی اور اگر سر قبلہ اوّل کی طرف کریں تو خانہ کعبہ کی سوادبی تصور ہوگی۔ خانہ کعبہ سے یا شہر مکہ سے۔ جنازہ اٹھا کر باہر قبرستان کی طرف لے جانے والوں نے کیا کبھی میت کے پاؤں کو قبرستان کی طرف کرنے کو اولیٰ سمجھا؟

۴۔ انسان کے پاؤں اگر مساجد کی سوءادبی کا باعث بنتے ہوں تو پھر خانہ کعبہ کے اندر جانے یا نماز پڑھنے کی کی صورت ہوگی؟ ظاہر ہے کہ پاؤں جوتوں کی طرح الگ نہیں ہوسکتے۔یہ تو خانہ کعبہ کی زمین پر رکھے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ ایسا کرنا تو قبلہ کے آداب میں شامل ہے۔ دیگر حالت جائز نہیں۔ رسول اللہﷺ نے قبلہ رخ تھوکنے اور پیشاب پاخانے کے وقت (کھلی جگہ میں) اس طرف منہ کرنے سے پرہیز کی ہدایت فرمائی ہے۔ پاؤں کی جہت کو تو ملحوظ نہ رکھا۔

محمد رسول اللہﷺ تو مسلّمہ قابلِ احترام ہستی ہیں۔ان کی محبت اپنی جان سے بھی زیادہ چاہیے بایں ہمہ انھوں نے کسی مجلس میں اپنی آمد پر لوگوں کو کھڑا ہوجانے کی بھی اجازت نہیں دی جیسے آج کل لوگ کسی بڑے کے اَدب کےلیے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جہلا تو اپنے پیروں مرشدوں سے رخصت ہوتے وقت اَدباً احتراماً الٹے پاؤں چلتے ہیں مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے ایسے آداب کو اَدب نہیں گردانا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاؤں رسول اللہﷺ کی نفلی نماز کے وقت ان کے سجدے کی جگہ پر ہوتے جو سجدے کے وقت ٹانگیں سکیڑ کر پاؤں وہاں سے ہٹالیتی تھیں۔ ایسی ہستی کے آگے پاؤ ں رکھنا بھی تو بے اَدبی سمجھی جاسکتی تھی۔ اگر جگہ کم تھی تو آپ کی نماز کے وقت بیٹھ سکتی تھیں۔ رسول اللہﷺ اگر ایسے آداب کو بہتر خیال فرماتے تو کبھی خاموش نہ رہتے بلکہ پاؤں آگے نہ رکھنے کی آئندہ کےلیے ہدایت فرماتے مگر ایسا ثابت نہیں۔

محولہ بالا ''اولیٰ'' یا ایسے مستحباتی قسم کے اجتہادات سے تو بدعات جنم لینے کا احتمال ہوسکتا ہے۔ محترم مفتی صاحب سے گزارش ہے کہ اس مسئلے پر نظر ثانی فرما کر وضاحت فرمادیں۔
(ڈاکٹر عبیدالرحمن چوہدری، مکان: ۵۴۹، گلی ۲۶، گلستان کالونی مصطفیٰ آباد، لاہور۔ ۱۵)

وضاحت (از حافظ ثناء اللہ مدنی)

جواباً عرض ہے کہ آپ کی وضاحت درست ہے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن:۱۶)

ہاں البتہ اختیاری حالت میں اولیٰ وہی ہے جو فتویٰ میں ہے۔ قرآن میں ہے:

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ۳۲ ... سورۃ الحج

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:90

محدث فتویٰ